Instructions

Areej Farooq
Batch 53
CMS ID 33581
Islamic Studies
Mock EXAM 6

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

حصہ دوم

سوال نمبر (9) توحید

"اسلام میں نظریہ توحید کی وضاحت کریں۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کی اہمیت بیان کریں۔"

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کے تمام نظریات انسان کی معاشی، انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ دین اسلام کے ارکان ہیں جن پر دین اسلام کی عمارت استوار ہے۔ ان ارکان میں توحید کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ عقیدہ توحید / نظریہ توحید انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بہت اہمیت کا حامل ہے جو کہ ذیل میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

نظریہ توحید کی وضاحت

نظریہ توحید کی وضاحت کرنے سے قبل توحید کا مفہوم جاننا نہایت ضروری ہے کیونکہ بغیر توحید کے معنی کو سمجھے بغیر اس کی وضاحت ممکن نہیں۔

توحید کا معانی:

توحید کا لفظی معنی ہے "ایک ہونا" - "اکیلا ہونا"۔

اصطلاحی معنی

اصطلاح میں توحید سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات کو ایک ماننا اور اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے

اللہ تعالیٰ کی ذات واحد و یکتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کو عبادت
کے لائق سمجھنا عقیدہ توحید کہلاتا ہے۔

دین اسلام میں عقیدہ توحید کو مرکزی اہمیت حاصل ہے
عقیدہ توحید کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا
ہے کہ دین اسلام میں داخل ہونے کے لیے "کلمہ شہادت"
میں بھی اسی بات کا اقرار کیا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی
عبادت کے لائق نہیں اور صرف اللہ ہی عبادت کے لائق ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"

قرآن پاک میں قل شریف میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

قُل ھُوَ اللہُ اَحد

ترجمہ: "کہہ دو کہ وہ (اللہ) ایک ہے"

اس کے علاوہ کلمہ شہادت میں بھی اس بات کی گواہی
دی جاتی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں

وضاحت:

دین اسلام میں نظریہ توحید بہت مرکزی
حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اسکی ذات، صفات اور
عبادات میں یکتا اور اکیلا جاننا ہی عقیدہ توحید ہے۔
دنیا میں ہر چیز کی موجودگی اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے
کا ثبوت دیتی ہے۔ کیونکہ دنیا میں موجود جس بھی طرف
نظر دوڑائی جائے اللہ تعالیٰ کی یکتائی نظر آتی ہے۔
کیونکہ نعوذ باللہ اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو
دنیا کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال دنیا میں
موجود سیاسی طاقتوں کی صورت میں موجود ہے کہ کس
طرح اسرائیل فلسطین کو قبضے میں لینے کے لیے نہتی انسانیت
کا خون بہا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین اسلام میں
عقیدہ توحید ایک منفرد نظریے کے طور پر بھی اہمیت
کا حامل ہے۔

انفرادی زندگی میں توحید کی اہمیت:

نظریہ توحید انسان کی انفرادی زندگی میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

1. اطمینان قلب
2. بہادری و شجاعت
3. ایمان کا ہونا
4. عاجزی و انکساری

1. اطمینانِ قلب:

عقیدہ توحید انسان کے دل میں سکون کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ انسان کے دل میں یہ ہوتا ہے کہ ایک ایسی ذات موجود ہے جو ہر وقت ہر اس پر نظر رکھے ہوئے ہے اور جو کہ قیامت کے دن انصاف کرنے والا ہے۔ یہ احساس انسان کے دل میں اطمینان قلب پیدا کرتا ہے۔

2. بہادری و شجاعت:

عقیدہ توحید انسان میں بہادری اور شجاعت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ انسان جب جب اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ دنیاوی خداؤں کے سامنے سر جھکانے سے بچ جاتا ہے۔ علامہ اقبال کا ایک شعر ہر زبان زد عام ہے

"ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات"

3. ایمان کا ہونا:

عقیدہ توحید انسان کے دل میں ایمان کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ جب انسان اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے تو یہ ایمان کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔

1. عاجزی وانکساری:

عقیدہ توحید انسان کے دل میں انکساری اور عاجزی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ انسان اکڑنے کی بجائے عاجزی اختیار کرتا ہے کیونکہ وہ اس بات سے آگاہ ہوتا ہے اسکا مالک موجود ہے اس لیے اس میں عاجزی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

اجتماعی زندگی میں توحید کی اہمیت

عقیدہ توحید انسان کے اجتماعی زندگی پر بھی بہت گہرے اثرات مرتب کرتا ہے اور یہ انسان کی زندگی میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جو کہ درج ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔

1. محبت کا جذبہ
2. عاجزی
3. بھائی چارے کا جذبہ
4. صلہ رحمی

1. محبت کا جذبہ:

عقیدہ توحید انسان کی اجتماعی زندگی میں اہمیت کا حامل ہے۔ عقیدہ توحید لوگوں کے درمیان محبت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ یہ لوگوں کے تفرقہ کو ختم کرنے کے لیے موثر ہے۔ عقیدہ توحید سے ان کے اختلافات ختم ہوجاتے ہیں

2. عاجزی:

عقیدہ توحید سے اجتماعی طور پر بھی لوگوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ جب سب کلمہ گو ہوں تو سب اس بات سے واقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے اور وہ اس کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں تو یہ اجتماعی طور سے بھی عاجزی پیدا کرتی ہے۔

3. بھائی چارے کا جذبہ:

عقیدہ توحید انسان میں بھائی چارے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ سب کلمہ گو ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور

یہ بات ۔ اجتماعی زندگی میں پیش آنے والے بہت سے مسائل سے بچا لیتی ہے۔

۶. صلہ رحمی:

عقیدہ توحید انسان کے دل میں صلہ رحمی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ عقیدہ توحید کا اقرار کرنے سے ہی انسان کے دل میں صلہ رحمی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ عقیدہ توحید انسان میں دوسرے لوگوں کو محبت اور شفقت سے سلوک کرنے کا جذبہ روا رکھتا ہے۔

خلاصہ:

دین اسلام ایک مکمل نظریہ حیات ہے۔ یہ انسان کی معاشی، سماجی، انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر پہلو میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ عقیدہ توحید کو یہی وجہ ہے کہ دین اسلام میں مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ نظریہ توحید انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں مثبت اثرات مرتب کرتا ہے جن کو بیان کیا جا چکا ہے۔

سوال نمبر (۴)

نماز اسلام میں عبادت کا بنیادی ستون ہے۔ اس کے سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات کا تجزیہ کریں۔

نماز دین اسلام کا دوسرا بڑا اہم رکن ہے۔ نماز کو دین اسلام کا بنیادی ستون قرار دیا ہے۔ نماز ایک جسمانی عبادت ہے جو کہ پانچ وقت ادا کرنی فرض قرار دی گئی ہے۔ دین اسلام نماز کے بغیر نامکمل ہے۔ دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ نماز کو ستون قرار دینا اس بات کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے کہ نماز کس قدر ضروری ہے۔ نماز انسان کا اپنے خالق سے رشتہ مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔ دنیا میں کسی بھی مذہب میں ایسی عبادت نہیں جو اتنی تسلسل کیا جاتا ہو۔ یہ امتیازی خصوصیت دین اسلام کو ہی حاصل ہے۔ جس کو درج ذیل میں بیان

دیا گیا ہے۔

نماز کے معنی و مفہوم

لفظ نماز کا معنی ہے دو زانو ہونا۔ اس میں فرد پہلے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے۔ دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ نماز دین اسلام کا ستون ہے۔ جس کے بغیر دین اسلام میں داخلہ ممکن نہیں۔ نماز میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔

نماز کے سماجی اثرات

نماز انسان کی سماجی زندگی پر بہت مؤثر اثرات مرتب کرتا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

1. اطمینان قلب
2. بھائی چارہ کا جذبہ
3. غرور و تکبر کا خاتمہ
4. عاجزی کا جذبہ

1. اطمینان قلب:

نماز مومن کے دل میں حقیقی اطمینان کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ جب مومن پانچ وقت اپنے رب کے سامنے حاضر ہوتا ہے تو یہ کیفیت اس کے دل میں سکون پیدا کرتی ہے۔

2. بھائی چارے کا جذبہ:

جب تمام مسلمان مل کر ۵ وقت کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتے ہیں تو یہ چیز سماجی اقدار کے لئے بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ جب سب مسلمان ایک وقت میں اللہ کے سامنے حاضر ہوتے ہیں تو یہ ان میں بھائی چارے کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

۵. غرور و تکبر کا خاتمہ:

نماز سے انسان پر سماجی اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں جب سب مسلمان یکسوئی سے اپنے رب کے سامنے سر جھکاتے ہیں تو یہ بات ان کے دل سے غرور و تکبر کو ختم کرنے کا باعث بنتی ہے۔

۶. عاجزی کا جذبہ پیدا ہونا:

نماز قائم کرنے سے سماج میں عاجزی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جب سب ایک وقت میں اپنے رب کے سامنے جھک جاتے ہیں تو یہ بات ان کے دل میں عاجزی پیدا کرتی ہے۔

نماز کے اخلاقی اثرات

نماز قائم کرنے سے انسان کے اخلاق پر بھی بہت گہرا اثر پڑتا ہے جن میں درج کو بیان کیا گیا ہے

1. محبت و شفقت کا جذبہ
2. عاجزی و انکساری
3. غرور و تکبر کا خاتمہ
4. گناہوں سے نجات

1. محبت و شفقت کا جذبہ:

نماز قائم کرنے سے انسان کے دل میں محبت اور شفقت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ نماز سے انسان کے دل میں دوسروں کے لیے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

2. عاجزی و انکساری:

جب انسان پانچ وقت اپنے رب کے سامنے جھکتا ہے تو یہ اس کے دل میں عاجزی و انکساری کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ انسان کو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ وہ اللہ مالک کے ~~علاوہ~~ آگے جھکتا ہے اس لیے اس میں عاجزی پیدا ہوتی ہے

3. غرور وتکبر کا خاتمہ:

نماز ایک واحد دینی عبادت ہے جو مومن کے دل سے غرور وتکبر کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ جب وہ دین اسلام میں داخل ہوتا ہے اور جب کلمہ شہادت ادا کرتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے اور اپنے رب کے آگے جھکتا ہے تو یہ اس کے اندر سے غرور کو ختم کر دیتا ہے۔

4. گناہوں سے نجات:

قرآن پاک کی آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے"

جب انسان پانچ وقت کی نماز ادا کرتا ہے تو وہ گناہوں سے بھی بچا رہتا ہے کیونکہ اسکو علم ہوتا ہے کہ اس نے اگلی نماز میں اللہ کے سامنے پیش ہونا ہوتا ہے اس لئے وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

نماز کے روحانی اثرات

نماز قائم کرنے سے انسان میں بہت سے روحانی اثرات مرتب ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

1. گناہوں سے دوری
2. پرہیزگاری
3. آخرت کی کامیابی
4. اطمینان قلب

1. گناہوں سے دوری:

نماز قائم کرنے سے انسان پر روحانی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ نماز سے انسان گناہوں سے دور ہو جاتا ہے کیونکہ مسلسل اپنے رب کے سامنے حاضری اس کے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا کرتی ہے اور وہ گناہوں

سے بچ جاتا ہے۔

2. پرہیزگاری:

نماز قائم کرنے سے انسان پرہیزگار بن جاتا ہے۔ اس کو گناہوں سے نفرت ہو جاتی ہے اور وہ زیادہ سے زیادہ گناہوں سے بچنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ گناہوں سے بچتے بچتے وہ اس منزل پر جا پہنچتا ہے جہاں اس میں مومن والی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ پرہیزگار بن جاتا ہے۔

3. آخرت کی کامیابی:

نماز دین اسلام کا ستون ہے جس پر دین اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ نماز قائم کرنے سے انسان اپنی دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی کامیابی کا بھی سامان کر لیتا ہے۔

4. اطمینان قلب:

نماز قائم کرنے سے انسان پر روحانی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ نماز قائم کرنے سے اس کے دل میں سکون پیدا ہوتا ہے۔ انسان جب 5 وقت اپنے رب کے سامنے پیش ہوتا ہے تو یہ بات اس کے دل میں سکون پیدا کرتی ہے۔

خلاصہ:

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دین اسلام میں ہر رکن بہت اہمیت کا حامل ہے یہی وجہ ہے کہ نماز کو بھی دین اسلام میں مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ نماز قائم کرنے سے انسان کی معاشی، سماجی، اخلاقی اور روحانی زندگی پر بہت مؤثر اور اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ دن میں پانچ وقت اپنے رب کے سامنے حاضری دینا اور اس کے رب کے درمیان تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کے لئے نہ صرف دنیا میں کامیابی کا باعث بنتی ہے بلکہ بروز قیامت آخرت کا بھی سامان کرتی ہے۔